جیت گئے ہیں کہ مسلمانوں کے اتحاد کی برکت ہے کہ بھارتی حکومت نے مجبور ہو کر فیصلہ کر لیا ہے کہ ایسا قانون بنایا جائے جس سے آئندہ کے لیے مسلم پرسنل لا میں مداخلت کے امکانات ختم ہو جائیں۔ کلدیپ نیر کا کہنا ہے کہ اس مقصد کے لیے حکومت پارلیمنٹ کے آئندہ اجلاس میں بل پیش کرے گی۔ یہ بل نمائندہ علماء اور مسلمان تنظیموں کے صلاح مشورے سے تیار کیا گیا ہے۔ نئے قانون کے ذریعے مطلقہ کی کفالت کی ذمہ داری اس کے والدین، بھائیوں اور دوسرے افرادِ خاندان پر ڈال دی جائے گی۔ مسودۂ قانون میں بھارت کے آئین کی دفعہ ۱۲۵ اور ۱۲۶ میں ترامیم تجویز کی گئی ہیں۔

نئی "اخوان" جماعت کا مجوزہ قیام مصر سے اطلاع ہے کہ اخوان المسلمون کے قائد جناب شیخ عمر تلمسانی بدلتے ہوئے حالات میں ایک نئی اسلامی سیاسی جماعت کے قیام کا منصوبہ بنا رہے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ مصر کی مسلم آبادی کی اکثریت اسلام سے گہری وابستگی رکھتی ہے۔ لیکن اپنے جذبات کے اظہار اور اپنے مقاصد کے فروغ کے لیے اس کے پاس کوئی پلیٹ فارم نہیں ہے۔ مصر کے موجودہ قوانین نے اس امر کی ضرورت اور بھی بڑھا دی ہے۔ اس وقت صورتِ حال یہ ہے کہ اخوان کے دس ممبران اسمبلی وفد پارٹی کے ٹکٹ پر انتخاب لڑ کر ایوان میں گئے ہیں، لیکن قانوناً جماعتِ اخوان کے سیاسی جماعت نہ ہونے کی وجہ سے وہ اخوان کے مطالبات اسمبلی میں نہیں اٹھا سکتے، نہ اخوان کے مقاصد اور لائحہ عمل کو فروغ دینے کے لیے کوئی کردار انجام دے سکتے ہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ مشکلات کے باوجود اخوانی ارکانِ پارلیمان قوانینِ شریعت کے مطالبۂ نفاذ اور شراب نوشی اور فحاشی کے انسداد کی تحریکیں پیش کرنے کے لیے محاذ گرم رکھتے ہیں۔

اس وقت مصر میں عملاً ایک جماعتی نظام ہے۔ اپوزیشن پارٹیاں موجود ہیں اور حکومت کی پالیسیوں کے اختلافات کا عملی اظہار بھی ہوتا ہے، لیکن سرکاری سطح پر اپوزیشن پارٹیوں کا وجود نہیں۔ حال ہی میں مصر کی اپوزیشن جماعتوں نے مطالبہ کیا ہے کہ انتخابات کے موجودہ قوانین تبدیل کر دیئے جائیں تاکہ ہر مکتبِ فکر اپنی پارٹی کے جھنڈے تلے اسمبلی میں پہنچے اور اپنی آزاد رائے کے اظہار کا موقع ملے اور ملک کو جابرانہ نظام سے نجات مل سکے۔

برما کے مظلوم مسلمان برما کے مسلمانوں کی آزمائش جاری ہے۔ آٹھ برس پہلے نیون انتظامیہ

ے صوبہ اراکان میں آباد مسلمانوں پر فوج کشی کی جس کے نتیجے میں ہزاروں بے گناہ شہید ہو گئے۔
ہزاروں بھاگ گئے ہوئے راہوں میں مصائب کی تاب نہ لا کر چل بسے اور تیس ہزار سے زیادہ افراد
ہجرت کر کے ہمسایہ ملک بنگلہ دیش میں پناہ گزین ہو گئے۔ اس کے بعد سے مظالم کا سلسلہ دراز
ہوتا چلا گیا۔ ۱۹۸۲ء میں ایک نئے قانون کے ذریعے مسلمانوں کو برما کی شہریت سے کلی طور پر محروم کر
دیا گیا۔ اراکان کی مسلم قوم ”روہنگی“ کو نوٹس دیا گیا کہ وہ یا تو ثابت کریں کہ گذشتہ دو سو برس
سے برما میں رہتی بستی چلی آ رہی ہے یا ملک چھوڑ کر چلی جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ روہنگی برما کی قدیم ترین
قوم ہے، لیکن ان کے تمام دعوے باطل قرار پائے کہ وہ مسلمان تھے۔ غیر ملکی قرار دینے کے بعد مسلمانوں
پر مظالم کے نئے طوفان ٹوٹنے لگے۔

حکومت نے حکم دیا کہ تمام غیر ملکیوں (مسلمانوں) سے وہ اراضی اور جائیداد چھین لی جائے
جس پر صدیوں سے ان کا قبضہ ہے۔ جنہوں نے سرکاری حکم ماننے سے انکار کیا، انہیں جیلوں
اور عقوبت خانوں میں ڈال کر ان پر کوڑے برسائے گئے۔ کچھ پولیس اور فوج کے مظالم سے ڈر
کر گھروں کو چھوڑ کر جنگلوں میں بھٹکنے لگے۔ یہاں بھی فوجیوں نے ان کا تعاقب کیا تو ہجرت کر کے
ہمسایہ ملک کے جنگلوں میں پناہ گزین ہو گئے۔ کچھ پاکستان اور خلیجی ریاستوں تک پہنچے۔ تھوڑی
سی تعداد بھارت بھی گئی۔ انہیں بھارتی پولیس نے پکڑ لیا۔ آج بھی بھارتی جیل تہاڑ میں بہت
سے برمی مسلمان قید ہیں۔ متعدد درخواستوں کے باوجود بھارتی حکومت نے ان کی مجبوری اور
بے گناہی تسلیم نہیں کی۔

لاکھوں مسلمان ابھی تک برما میں موجود ہیں۔ ان کے خلاف ظلم کی کارروائی کی جا رہی ہے۔
زمینوں سے بے دخل کرنے کے بعد انہیں نقد رقوم اور کرنسی نوٹوں سے بھی محروم کر دیا گیا
ہے۔ گزشتہ سال حکومت نے اعلان کیا کہ ۱۰، ۵۰ اور ۲۰ کیاٹ کے نوٹ منسوخ کر دیے
گئے ہیں۔ تمام لوگ اپنے کرنسی نوٹ خزانے میں جمع کرا دیں۔ اس کے بدلے میں انہیں نئے نوٹ
دیے جائیں گے۔ ۳۱ دسمبر ۱۹۸۵ء کرنسی نوٹ جمع کرانے کی آخری تاریخ تھی۔ یہ تمام کارروائی
مسلمانوں کو بے دست و پا کرنے کے لیے کی گئی تھی۔ باقی لوگوں کو تو نئے نوٹ جاری کر دیے گئے۔
لیکن مسلمانوں سے کہا گیا کہ وہ صرف قومی رجسٹریشن سرٹیفکیٹ پیش کر کے معاوضہ حاصل کر سکتے